98670 ـ بیوی کو کہا: ہر چیز ختم ہو گئی پتہ نہیں اس میں طلاق کی نیت تھی یا نہیں

سوال

بیوی کے ساتھ کچھ مشکل سی ہوئی تو میں نے بیوی سے کہا: گاڑی سے اتر جاؤ تمہیں تمہارا پیپر مل جائیگا، اس وقت سے اب تک میں طلاق کے معاملہ میں تردد رکھتا ہوں، ایك بار توم یرے دل میں آیا کہ میں اسے دوبارہ طلاق دے دونگا، اور کبھی دل میں کہتا ہوں میں اسے طلاق نہیں دونگا، بلکہ اسے ایك موقع دیتا ہوں.
میری بیوی حاملہ تھی ولادت سے قبل میں اپنے علاقے کے دار الافتاء گیا اور ان کے سامنے اپنی مشکل پیش کی اور ان سے فتوی مانگا کہ آیا طلاق واقع ہو گئی ہے یا نہیں ؟
انہوں نے فتوی دیا کہ طلاق واقع نہیں ہوئی کیونکہ آپ نے طلاق کا ورقہ نہیں بھیجا، میں نے فیصلہ کیا کہ وہ اپنے میکے میں رہے تا کہ اسے ادب حاصل ہو اور وہیں ولادت بھی ہو.
میں نے دل میں کہا کہ میں اسے واپس لے آؤنگا لیکن مفتی صاحب کے پاس جا کر اطمنان کرونگا اور ان کے سامنے دوبارہ مسئلہ پیش کر فتوی لوں گا، لیکن میں نےایك اور بات زائد کی جو پہلے بیوی کو نہیں کہی تھی، کیونکہ میں اسے بھول گیا تھا یا پھر میری جہالت کی بنا پر کر یہ طلاق کے مسئلہ میں نہیں وہ یہ تھا:
میں نے بیوی کاغذ بھیجنے کے ساتھ یہ بھی کہا تھا کہ ہر چیز ختم ہو گئی، تو مجھے مفتی صاحب نے کہا: یہ تو آپ کی نیت پر منحصر ہے اور دوسرے امور جن کا یقین کرنا ضروری ہے میں اپنے معاملہ میں پریشان ہوں مجھے اپنی نیت کے بارہ میں کچھ علم نہیں.
آیا یہ دھمکی تھی یا کہ میں اس وقت غصہ کی حالت میں تھا اور اس سے کچھ اور مقصد تھا ؟
اب عورت نے بچہ جن دیا ہے اور مجھے معلوم نہیں ہو رہا کہ میں کیا کروں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

آپ کا اپنی بیوی سے کہنا: گاڑی سے اتر جاؤ تمہیں عنقریب تمہارا کاغذ پہنچ جائیگا، اور ہر چیز ختم ہو گئی یہ طلاق کے کنایہ میں شامل ہوتے ہیں، اس لیے اس میں آپ کی نیت دیکھی جائیگی.

اگر تو آپ کی نیت بیوی کو طلاق کی دھمکی دینا اور اسے خوفزدہ کرنا تھا، تو طلاق اسی وقت واقع ہوگی جب آپ طلاق دیں گے.

اور اگر اس کلام سے آپ کی نیت طلاق تھی تو اسے ایك طلاق ہو گئی ہے، اور عدت کے دوران آپ ك رجوع کرنے کا

حق حاصل تھا، یہ معلوم ہے کہ حاملہ کی عدت وضح حمل ہے، اس لیے جب رجوع کے بغیر عدت گزر جائے تو آپ اس سے نئے مہر کے ساتھ نیا نکاح پوری شروط کے ساتھ کر سکتے ہیں.

اور بعض اہل علم کے ہاں جب جھگڑا یا غصہ کی حالت میں یہ کلام کی جائے تو طلاق کنایہ سے بغیر نیت کے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" رہے طلاق کے غیر صریح الفاظ تو اس سے طلاق کی نیت کے بغیر طلاق واقع نہیں ہوتی، یا پھر حال کی دلالت کے بغیر طلاق نہیں ہوتی " انتہی

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (7 / 306) مزید آپ شرح منتھی الارادات (3 / 87) کا بھی مطالعہ کریں.

اور زاد المستقنع میں درج ہے:

" طلاق کے کنایہ والے الفاظ سے طلاق اسی وقت واقع ہو گی جب الفاظ کے ساتھ نیت طلاق ہو، مگر جھگڑے یا غصہ یا سوال کے جواب میں " انتہی مختصرا.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ اس کی شرح میں کہتے ہیں:

" یہ تین حالات ہیں جن میں نیت کے بغیر کنایہ کے الفاظ سے طلاق واقع ہو جاتی ہے، چنانچہ قولہ: جھگڑے کی حالت میں "

یعنی بیوی کے ساتھ جھگڑے کی حالت میں خاوند نے بیوی سے کہا جاؤ اپنے میکے چلی جاؤ، تو طلاق واقع ہو جائیگی اگرچہ اس نے نیت نہ بھی کی ہو، کیونکہ ہمارے پاس قرینہ ہے جو اس پر دلالت کرتا ہے کہ اس نے بیوی سے علیحدگی اور اسے چھوڑنے کا ارادہ کیا تھا.

اور قولہ: یا غصہ کی حالت میں " یعنی غضب کی حالت میں چاہے جھگڑے کے بغیر ہو، مثلا وہ اسے کوئی کام کرنے کا کہتا ہے اور بیوی کام نہیں کرتی تو خاوند غصہ میں آ کر کہتا ہے جاؤ اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤ تو طلاق واقع ہو جائیگی چاہے اس نے نیت نہ بھی کی ہو.

اور قولہ: یا سوال کے جواب میں " یعنی بیوی نے کہا مجھے طلاق دے دو تو خاوند کہتا ہے: جاؤ اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤ تو طلاق واقع ہو جائیگی...

لیکن صحیح یہی ہے کہ نیت کے بغیر کنایہ سے طلاق واقع نہیں ہوتی، حتی کہ ان حالات میں بھی؛ کیونکہ ہو سکتا ہے انسان بیوی کو کہے: جاؤ نکل جاؤ، یا اس طرح کے الفاظ غصہ میں آ کر کہے اور اس کی نیت میں بالکل طلاق نہ ہو " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (13 / 75).

شیخ رحمہ اللہ نے جسے راجح قرار دیا ہے اس کی بنا پر ہم کہتے ہیں کہ:

اگر آپ نے اپنی سابقہ کلام سے طلاق کی نیت نہیں کی تھی تو طلاق واقع نہیں ہوئی، اور اگر آپ کو نیت کا علم نہیں تو اصل میں عدم نیت ہے، چنانچہ اس وقت طلاق واقع نہیں ہوئی.

واللہ اعلم .